

آخر کتاب میں بوجہ و فرقے کی ایک کتاب "عہد فاطمی میں علم و ادب" سے ایک "متند و تادریز" کے عنوان کا ایک اقتباس ہے جس سے فاطمیوں کے معتقدات کی ایک اجمالی تصور رسانے آجاتی ہے۔ فاطمیوں کی باطنیت کے بارے میں جو اس قدر غلط بتائیں کہی گئی ہیں، ان کا جواب یوں دیا گیا ہے:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اساعیلیوں نے باطن پر بہت زور دیا ہے اور اہل صفت کو اہل ظاہر کیا ہے، مگر انہوں نے ظاہر سے کبھی تنافل نہیں برداشت کیا اور اعتماد ہے کہ ہر ظاہر کا باطن ہے، اسی طرح ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ ہر باطن کا ظاہر ہونا ضروری ہے۔ ظاہر و باطن دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے، دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہو سکتے، آپس میں ان دونوں کا ارتباط جسم دروح کے تعلق کے ماندے ہے ان دونوں کے آپس میں لازم و ملزم رہنے ہی سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، جہاد کی پابندی ہر مومن کے لئے واجب اور فرض ہے۔ ظاہر کی پابندی کے بعد باطن یعنی عبادت علیہ لازم قرار دی گئی۔ فاطمیوں نے کبھی بھی ابطالِ عبادت کا ارتکاب نہیں کیا، جیسا کہ عام طور سے مورخین نے ان پر لازم لگایا ہے....."

صنعت نے اس کتاب میں منتشر طور پر جو کچھ جمع کر دیا ہے۔ اگر وہ اُسے ترتیب سے جمع کرتے تو دولتِ فاطمیہ کی تاریخ کے بارے میں اس میں کافی موارد تھا۔

أردو

انجمن ترقی اردو [پاکستان] کا سرماہی رسالہ

انجمن ترقی اردو پاکستان کے منتظرین نے انجمن کے تاریخی سرماہی رسالہ "اردو" کو نئے سرے سے جاری کر کے بہت بڑی ادبی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا کرے وہ اپنے ان نیک ارادوں میں کامیاب ہوں۔ ہمارے پیش نظر اس کا جولائی ۱۹۴۷ء کا شمارہ ہے۔ اس کے مطابق سے معلوم ہوتا ہے کہ باباۓ اردو مولوی عبدالحق مرجم نے ایک زمانے میں اس رسالے کا جو معیار قائم کیا تھا، موجودہ ادارہ تحریرنگ کے اکان نے اُسے سامنے رکھا ہے۔ اور وہ اس کو صحیح معنوں میں اُسی طرح کا ادبی تحقیقی رسالہ بنانا چاہتے تھے، جیسے کہ وہ کبھی اپنے اچھے دقتوں میں تھا۔

سرماہی "اردو" سالہاں تک اور نگ آباد کی سے جہاں کہ انجمن ترقی اردو ہند کا دفتر تھا، بخت رہا ہے، اس دور میں "اردو" نے اردو زبان کی تحقیق اور اردو ادب کو نگ دا ب دیتے اور اسی معنوں

سے مالا مال کرنے میں بوجو کام کیا، وہ ہمیشہ یادگار ہے گا۔ زیرِ نظر شارہ اُس دو رکی یاد تازہ کرتا ہے، اور اس سے امید بندھتی ہے کہ وہ اُردو زبان اور اُردو ادب کے سلسلے میں وہ تحقیقی تخلیقی کروار ادا کر سکے گا۔ جو کسی زمانے میں مولوی عبد الحق صاحب کے "آردو" نے کیا تھا۔ اُس دو رکا "آردو" ایک خالص ادبی پرچھ تھا، صحیح معنوں میں ایک بندبایہ ادبی پرچھ، جس پر کہ ایک زبان بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

اس شارہ میں کئی ایک تحقیقی مضامین ہیں "بادوہ کہن" کے عنوان کے تحت قدیم آردو شعراء کا کلام دیا گیا ہے، ایک غیر مطبوعہ مکتوب سر سید احمد خان کا ہے، جو انہوں نے نواب مختار الملک کے نام لکھا تھا اور چونکہ اس میں سریز نئے قواب صاحب کو بہت تنخ باتیں کہی تھیں، اس لئے اب تک اسے کسی مجموعے میں مدد اُنہل نہیں کیا گیا۔ زیرِ نظر شارہ میں مرتبین نے یہ خط شائع کر کے ان دونوں بزرگوں کے باہمی تعلقات کے ایک گوشے کو بے نقاب کیا ہے، جسی سے ان دونوں کی عتمت ظاہر ہوتی ہے۔

معنوں "خطاطی کے چند نادر نمونے" میں انجمن کے بعض نوادر کا تعارف کرایا گیا ہے، معنوں کے ساتھ خوش نویسی کی چند وصیبوں کے نمونے بھی شائع کئے گئے ہیں۔

پہلے دو رکے آردو کی ایک بہت بڑی خصوصیت اُس کے نئی کتابوں پر تبصرے ہوتے تھے۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس شارہ میں جو تبصرے ہیں، ان میں بہت حد تک وہ تقدیمی روایت قائم رکھی گئی ہے، جو ایک زمانے میں رسالہ "آردو" کی خصوصیت تھی۔ بدستی سے ہمارے ہانئی کتابوں پر تقدیم و تبصرہ کا کوئی معیا نہیں رہا اور ایک عام قاری اکثر سماں کے تبصرے پڑھ کر کتابوں کے باسے میں صحیح رائے قائم نہیں کر سکتا۔ ہمیں امید ہے رسالہ "آردو" ادب کی یہ اہم خدمت اپنے ذمے لے گا، اور اس طرح ادب کی صحیح رہنمائی کرنے کا فرض ادا کر سے گا۔

رسائے کی قیمت فی پرچھ ساری ہے تین روپے اور سالانہ بارہ روپے ہے، ناشر انجمن ترقی آردو، بابے آردو مردو، کراچی۔ (م۔ ۲۷)



طبع : استقلال پرنس لاہور

طبع : فہدیہ الدین

ناشر : داکٹر فضل الرحمن - ادارہ تحقیقات اسلامی - راولپنڈی